سوال

(485) یہ تحائف رشوت کے حکم میں ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک ادارے کا مدیر ہوں۔ کچھ لوگ اپنے ، معاملات ختم ہونے پر مجھے بعض تحائف دے دیتے ہیں کیونکہ وہ میری ادارت سے مستغنی نہیں ہوسکتے کیونکہ انہیں پھر بھی کبھی نہ کبھی اس ادارے کی طرف رجوع کرنا پڑے گا تو کیا میں انہیں حسن نیت پر محمول کرتے ہوئے قبول کرلوں یا یہ بھی رشوت اور حرام شمار ہوں گے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے لیے واجب یہ ہے کہ ان تحائف کو قبول نہ کریں کیونکہ یہ رشوت کے حکم میں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ان تحائف کے لالچ میں یا ان سے حیا کی وجہ آپ اس کے معاملات کو دوسروں سے مقدم قرار دیں۔ سنت سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے اس قسم کے تحائف قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

آپ اور آپ جیسے لوگوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے کام میں اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص اور تمام لوگوں کی ضروریات کو پورا کریں 'جو پہلے آئے اس کے کام کو پہلے کریں یا جو کام زیادہ اہم ہو اسے زیادہ اہمیت دیں۔ اپنی خواہش نفس 'دوستی اور رشتہ داری کی وجہ سے نہ تو کسی پر ظلم کریں اور نہ اس کے معاملہ کو موخر کریں تاکہ حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ پر عمل ہوسکے :

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ... سورة النساء ۵۸

''اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کردیا کرو۔''

اور کامیاب ہونے والے لوگوں کے اوصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ... سورة المعارج ۳۲

''اور جو امانتیں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص373

محدث فتویٰ